سادات کو زکوۃ دینے کا مسئلہ

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی
خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

سادات کو زکوۃ دینے یا نہ دینے کے حکم بیان کرنے سے پہلے ہم سادات (بنی ہاشم) کی وضاحت کرتے ہیں کہ خاندان رسول ﷺ میں وہ حضرات کون ہیں جن کو زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ دینا جائز نہیں۔

حضور ﷺ کے دادا کے دادا کا نام عبد مناف تھا۔ ان کے چار بیٹے ''ہاشم، مطلب، نوفل اور عبد شمس تھے۔'' پھر ہاشم کے چار بیٹے تھے ان میں عبد المطلب کے علاوہ کی نسل ختم ہوگئی حضرت عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ان تمام کی مسلمان اور نادار اولاد کو زکوۃ دینا جائز ہے مگر حضرت عباس اور حارث کی اولاد اور ابو طالب کی اولاد میں حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت عقیل کی اولاد کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ جیسا کہ فقہاء کرام لکھتے ہیں۔

علامہ شامی کی تحقیق:

(قوله و بنی هاشم الخ) اعلم ان عبدمناف وهو الاب الرابع للنبی ﷺ اعقب اربعة و هم هاشم والمطلب و نوفل و عبدشمس ثم هاشم اعقب اربعة انقطع نسل الكل الا عبدالمطلب فانه اعقب اثنی عشر تصرف الزكوة الى اولاد كل اذا كانوا مسلمين فقراء الا اولاد عباس و حارث و اولاد ابی طالب من علی و جعفر و عقيل.

(شامی ص ۷۲ جلد دوم. كتاب الزكوة باب المصرف. رشيديه كوئٹه)

☆ الیقین لا یزول بالشك ☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

شیخ ملا نظام کی تحقیق

بنو هاشم و هم آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب. (عالمگیری ص ۱۸۹ جلد اول کتاب الزکوة. فی المصارف. ماجدیه کوئٹه)

علامه محقق ملا خسرو حنفی کی تحقیق

وهم آل علی و عباس و جعفر و عقیل والحارث ابن عبدالمطلب.

(الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام ص ۱۹۱ جلد اول۔ باب المصارف۔ میر محمد کراچی)

علامه عالم بن العلاء الانصاری کی تحقیق

وبنو هاشم من الذین یحرم علیهم الصدقة آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل علی وولد الحارث بن عبدالمطلب.

(الفتاوی التاتارخانیہ ص ۲۰۷ جلد دوم قدیمی کراچی)

امام شمس الدین محمد الخراسانی القهستانی کی تحقیق:

وبنی هاشم من الهشم وهو کسر الشئی الرخو و سمی به عمر بن عبدمناف جده ﷺ لانه اول من هشم الثرید لاهل الحرم واطلاق بنیه لیس کما ینبغی لان له اربعة بنین انقطع نسل الکل الانسل عبدالمطلب وله اثنی عشر ابنا یصرف الزکوة الی اولاد کل اذا کانوا مسلمین فقراء الا اولاد عباس و حارث و اولاد ابی طالب من علی و جعفر و عقیل رضی الله عنهم فانه لا یصرف الیهم.

(جامع الرموز ص ۳۳۹ فصل مصرف الزکوة۔ ایچ ایم سعید کراچی)

علامه آلوسی کی تحقیق

واختلف فی المراد باهله الی قوله والظاهر انه اراد مومنی بنی هاشم و هذا هو المراد بالآل عند الحنفیة الی قوله اهل بیته اصله و عصبته الذین حرموا الصدقة بعده ﷺ .... هم آل علی و آل عقیل و آل جعفرو آل عباس.

(روح المعانی ص۱۲۰ الجزء الثانی والعشرین۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر۳۳۔ حقانیہ ملتان)

شان سادات قرآن و حدیث کی روشنی میں:

سادات (آل رسول ﷺ) کے بارے میں رب کائنات فرماتا ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا۔

(الاحزاب ۳۳)

اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ نبی کے گھر والو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آل رسول ﷺ (سادات) کو پاک اور ستھرا فرمایا ہے جبکہ زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ لوگوں اور ان کے مال کا میل کچیل ہے جو پاک اور ستھرے لوگوں کے شایان شان نہیں اس لئے احادیث مبارکہ اور کتب فقہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آل رسول یعنی سادات کیلئے زکوۃ وغیرہ لینا جائز نہیں۔ سب سے پہلے ہم صحاح ستہ وغیرہ کی وہ احادیث مبارکہ ھدیہ قارئین کرتے ہیں جن میں خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی اولاد کو زکوۃ (لوگوں کے میل) لینے سے منع فرمایا اور ساتھ میں یہ فرما دیا کہ لوگوں کا میل کچیل (زکوٰۃ) میرے اور میری اولاد اور میرے آزاد کردہ غلاموں کیلئے جائز نہیں بلکہ حرام اور ناجائز ہے۔

امام بخاری باب مایذکر فی الصدقۃ للنبی ﷺ والہ میں لکھتے ہیں:

"عن ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی ﷺ کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما شعرت انا لانأکل الصدقۃ۔

(بخاری شریف ص۲۰۲ جلد اول۔ قدیمی کراچی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن نے زکوۃ کے کھجوروں میں ایک کھجور لے کر منہ مبارک میں ڈال دی آپ ﷺ نے اسکو پھینکنے کیلئے کخ کخ فرمایا اور پھر فرمایا کیا آپ کو پتہ نہیں کہ ہم لوگ زکوۃ (کامال) نہیں کھاتے۔

☆ بیع منابذہ یہ ہے کہ: بائع مبیع کو مشتری کی طرف پھینک دے ☆

علامہ ابن حجر عسقلانی کی اس مسئلے میں تحقیق

قال ابن قدامة: لا نعلم خلافا في ان بني هاشم لا تحل لهم الصدقة المفروضة الى قوله و ادلة المنع ظاهرة من حديث الباب و من غيره و لقوله تعالىٰ قل ما اسالكم عليه من اجر ولو احلها لآله لاوشك ان يطعنوا فيه و لقوله خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزكيهم بها و ثبت عن النبي ﷺ "الصدقة اوساخ الناس" كما رواه مسلم و يوخذ من هذا جواز التطوع دون الفرض وهو قول اكثر الحنفية والمصحح عند الشافعية والحنابلة. (فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۹۷ الجزء الرابع۔ مکتبہ مصطفائی البابی مصر)

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اسمیں بھی کسی کا خلاف ہو کہ بنو ہاشم (سادات) کیلئے فرض صدقات (زکوۃ وغیرہ) حلال (جائز) نہیں۔ اس باب کی حدیث اور دیگر احادیث مبارکہ سے سادات کیلئے زکوۃ کی ممانعت کی دلیل ظاہر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان سے بھی یہی معلوم ہو رہا ہے جیسا کہ فرمایا۔ اے محبوب! آپ ان لوگوں سے فرمائیے کہ میں اس دین اسلام کے بیان پر تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا۔ اور اگر آپ زکوۃ کو اپنی اولاد (سادات) کیلئے حلال (جائز) فرماتے تو یقیناً لوگ ان میں لعن طعن کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ''ان لوگوں کے مال سے زکوۃ لیکر ان کو اس کے ذریعے پاک اور ستھرا کیجئے'' اور آپ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ زکوۃ لوگوں کا میل کچیل ہے جیسا امام مسلم نے روایت کی۔ ان دلائل سے احناف کے نزدیک اور شوافع اور حنابلہ کے صحیح قول کے بناء پر یہ بات معلوم ہو گئی کہ نفلی صدقات سادات کے لئے جائز ہیں اور صدقات واجبہ (زکوۃ وغیرہ) جائز نہیں ہیں۔

شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی کی تحقیق

اس حدیث سے واضح ہوا کہ بنی ہاشم کو مال زکوۃ وصدقات واجبہ نہیں دے سکتے نہ غیر انہیں دے سکے نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ (فیوض الباری شرح بخاری ص ۹۷ حصہ ششم۔

مکتبہ رضوان لاہور)

امام مسلم صحیح مسلم شریف باب تحریم الزکوۃ علی رسول اللہ ﷺ و الہ و ھم بنو ھاشم و بنو المطلب دون غیرھم میں لکھتے ہیں۔

"قال رسول اللہ ﷺ ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس و انھا لا تحل لمحمد و لا لآل محمد ﷺ.

(مسلم شریف ص ۳۴۵ جلد اول۔ قدیمی کراچی)

آپ ﷺ نے فرمایا بیشک یہ زکوۃ لوگوں کو میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آپ کی اولاد (سادات) کیلئے حلال نہیں۔

امام نووی کی تحقیق

(قولہ ﷺ انما ھی اوساخ الناس) تنبیہ علی العلۃ فی تحریمھا علی بنی ھاشم و بنی المطلب و انہ لکرامتھم و تنزیھھم عن الاوساخ و معنی اوساخ الناس انھا تطھیر لاموالھم و نفوسھم کما قال تعالیٰ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا فھی کغسالۃ الاوساخ. (نووی شرح مسلم ص ۳۴۴ جلد اول)

حضور ﷺ کا فرمان کہ زکوۃ لوگوں کا میل ہے یہی وہ علت ہے جس کی وجہ سے سادات (آل رسول) پر زکوۃ حرام کی گئی ہے اور یہ ان (سادات) کی کرامت (بزرگی اور عظمت) اور ان کا گندگی (میل کچیل) سے پاک ہونے کی وجہ سے حرام کی گئی ہے۔ اور زکوۃ کو جو میل (گندگی) کہا گیا وہ اس لئے کہ زکوۃ سے لوگوں کا مال اور نفوس پاک ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے مال سے زکوۃ لے کر اس کے ذریعے ان کو پاک اور ستھرا فرمائیے گویا کہ یہ زکوۃ میل کا دھوون ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ھیں:

آئمہ اربعہ کے نزدیک بنو ہاشم کیلئے زکوۃ جائز نہیں ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص ۱۰۱۴ جلد دوم۔ فرید بکسٹال لاہور)

☆ بیع سلم: قیمت پہلے ادا کرنا اور بیع بعد میں مقررہ مدت پر وصول کرنا ☆

مذکورہ حدیث کو امام نسائی نے اپنی سنن میں ص ۳۶۶ جلد اول کتاب الزکوۃ باب استعمال آل النبی ﷺ علی الصدقة میں اور امام ابن حجر نے بلوغ المرام ص ۱۸۲ میں کچھ کی زیادتی کے ساتھ روایت کی۔

رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور زکوۃ نہ لیتے تھے:

امام نسائی باب الصدقة لا تحل للنبی ﷺ میں روایت کرتے ہیں

کان النبی ﷺ اذا اتی بشئی سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة لم ياكل و ان قيل هدية بسط يده.

(نسائی شریف ص ۳۶۶ جلد اول)

آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو آپ تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ (تحفہ) ہے تو قبول فرماتے۔

درج بالا حدیث کو امام ترمذی نے ترمذی شریف ص ۸۳ جلد اول میں بھی روایت کیا۔

صدقات واجبہ سادات کے غلاموں پر بھی جائز نہیں

امام نسائی باب مولی القوم منهم میں روایت کرتے ہیں۔

عن ابن ابی رافع عن ابیه ان رسول الله ﷺ استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فاراد ابو رافع ان يتبعه فقال رسول الله ﷺ ان الصدقة لا تحل لنا و ان مولی القوم منهم.

(نسائی شریف ص ۳۶۶ جلد اول۔ قدیمی کراچی)

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قبیلہ بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوۃ کے مال پر عامل بنایا تو حضرت ابو رافع نے بھی اس کے ساتھ (اسی زکوۃ کے مال میں کام کرنے کی نیت سے) جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیشک زکوۃ ہمارے لئے حلال (جائز) نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے۔

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

مذکورہ حدیث مبارک کو امام ترمذی نے ترمذی شریف ص۸۳ جلد اول اور امام ابو داؤد نے ابوداؤد شریف ص۲۳۳ میں ذکر فرمایا۔

شیخ محمد یوسف بنوری درج بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

ثم الاتفاق بین الائمة الاربعة و ذلک فی الواجبات فقط وانظر "البناية" ثم ان کون الموالی منهم فی تحریم الصدقة مذهب ابی حنیفة و احمد وهو الصحیح من مذهب الشافعی و اختاره بعض المالكية. (معارف السنن ص ۲۶۵۔ الجزء الخامس، ایچ ایم سعید کراچی)

آئمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقات واجبہ آل رسول (سادات) کیلئے جائز نہیں اس کیلئے بنایہ دیکھئے۔ پھر یہ کہ زکوۃ کی حرمت کے سلسلے میں سادات کے غلام سادات کے حکم میں ہیں اور یہی مذہب ابوحنیفہ، احمد کا ہے اور امام شافعی کا بھی یہی صحیح قول ہے اور بعض مالکیوں نے بھی اس کو پسند کیا۔

مفتی محمد تقی عثمانی درج بالا حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس پر اتفاق ہے کہ بنو ہاشم کو زکوۃ وغیرہ دینا جائز نہیں۔حتی کہ اگر ہاشمی عامل علی الصدقہ ہو تو ہمارے نزدیک اس کا وظیفہ زکوۃ وصدقات میں سے نہیں دیا جائے گا البتہ مال وقف میں سے اسکا وظیفہ دیا جاسکتا ہے۔

(درس ترمذی ص۴۷۹ جلد دوم دارالعلوم کراچی)

مفتی محمد فرید دیوبندی شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ درج بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

و فی رحمة الامة اجمعوا علی تحریم الصدقة المفروضة علی بنی هاشم و هم خمس بطون آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب الی ان قال اعلم ان مامر من حرمة الصدقة الواجبة علی بنی هاشم هذا ظاهر الرواية وروی ابو عصمة عن ابی حنیفة انه یجوز فی هذا الزمان و ان کان ممتنعا فی ذلک الزمان لان عوضها و هو خمس الخمس لم یصل الیهم

☆ بیع من یزید: بولی کی بیع (یعنی جو زیادہ قیمت لگائے گا) اسی کو شے فروخت کی جائے گی ☆

لاهمال الناس امر الغنائم و ايصالها الى مستحقيها و اذا لم يصل اليهم العوض عادوا الى المعوض كما فى البحر . قالوا والمعمول به هو ظاهر الرواية . (منهاج السنن شرح جامع السنن للامام الترمذی ص۱۶۸، ۱۶۹ جلد سوم۔ حقانیہ پشاور)

رحمۃ الامۃ میں ہے کہ بنی ہاشم یعنی حضرت عباس، حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد پر زکوۃ کی حرمت پر اجماع ہے۔ جان لیں کہ بنی ہاشم پر صدقات واجبہ کا حرام ہونا یہ ظاہر الروایۃ ہے اور حضرت ابوعصمہ نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ اس زمانے میں (سادات کو زکوۃ دینا) جائز ہے اگرچہ پہلے ممنوع (ناجائز) تھا کیونکہ زکوۃ کے عوض میں خمس الخمس (خمس کا پانچواں حصہ) دیا جاتا تھا اب لوگوں نے مال غنیمت کو مہمل چھوڑ دیا اور مستحقین کو نہیں دیا جاتا ہے اس لئے اب اس کے بدلے زکوۃ دی جائے گی۔ علماء فرماتے ہیں کہ ظاہر الروایۃ ہی پر عمل ہوگا۔

علامہ شیخ محمد صدیق النجیب آبادی درج بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

واعلم ان ظاهر قوله لا تحل لنا الصدقة عدم حل صدقة الفرض والتطوع و قد نقل جماعة منهم الخطابى الاجماع على تحريمها عليه ﷺ و تعقب بانه قد حكى غير واحد عن الشافعى فى التطوع قولا و كذا فى رواية عن احمد و قال ابن قدامة ليس ما نقل عنه من ذلك بواضح الدلالة وا ما آل النبى ﷺ فقال اكثر الحنفية وهو المصحح عن الشافعية والحنابلة و كثير من الزيدية انها تجوز لهم صدقة التطوع دون الفرض قالوا لان المحرم عليهم انما هو اوساخ الناس و ذلك هو الزكوة لا صدقة التطوع.

(انوار المحمود علی سنن ابی داؤد ص ۴۹۸ جلد اول۔ ادارۃ القرآن کراچی)

جان لیں کہ آپ ﷺ کے قول کہ ہمارے لئے صدقات جائز (حلال) نہیں کا ظاہر معنی یہ ہے کہ صدقات واجبہ و نافلہ دونوں سادات کیلئے ناجائز وحرام ہیں، اور فقہاء کی ایک جماعت جن میں علامہ خطابی بھی ہیں نے اجماع نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ پر صدقات حرام تھے۔ اور کئی علماء نے اس کے تعاقب میں امام شافعی سے نفلی صدقات کے جواز پر ایک قول نقل فرمایا ہے اور امام احمد سے بھی ایک روایت میں نفلی صدقات کے جواز کا ثبوت ہے۔ اور ابن قدامہ نے فرمایا کہ امام احمد سے جو ایک روایت (نفلی صدقات کے جواز کی) ہے وہ واضح الدلالت نہیں (یعنی معتبر نہیں) اور سادات کیلئے (زکوۃ وغیرہ کا حکم) تو اکثر احناف اور شوافع اور حنابلہ کے صحیح قول اور فرقہ زیدیہ کے کثیر علماء کے نزدیک صدقات نافلہ جائز ہیں جبکہ صدقات واجبہ (زکوۃ وغیرہ) جائز نہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ سادات (آل رسول ﷺ) پر جو حرام ہے وہ لوگوں کو میل کچیل ہے جو زکوۃ کی صورت میں ہوتا ہے نہ کہ نفلی صدقات میں۔

ملا علی قاری حدیث (انها لا تحل لمحمد و لا لآل محمد ﷺ) کے بارے میں باب من لا تحل له الصدقة میں فرماتے ہیں۔

فيه دليل على ان الصدقة تحرم عليه و على آله سواء كان بسبب العمل او بسبب الفقر والمسكنة وغيرهما و هذا هو الصحيح عندنا وقال ابن الملك الصدقة لا تحل للنبى ﷺ فرضا كانت او نفلا و كذاا لمفروضة لآله اى اقربائه و اما التطوع فمباح لهم قال ابن الهمام عند قول صاحب الهداية و لا تدفع الى بنى هاشم هذا ظاهر الرواية

(مرقات ص ۳۳۵ جلد رابع کتاب الزکوۃ۔ حقانیہ پشاور)

اس حدیث میں دلیل ہے کہ زکوۃ آپ ﷺ اور آپ کی اولاد پر حرام ہے خواہ زکوۃ کسی عمل کے سبب سے لے رہا ہو یا فقر و غربت کی وجہ سے اور یہی بات ہمارے (احناف کے) نزدیک صحیح ہے اور ابن الملک نے فرمایا کہ آپ

☆اجارہ: کسی چیز کے معین معلوم منافع کو معین معلوم قیمت پر فروخت کرنا اجارہ ہے☆

ﷺ پر مطلق صدقہ حرام تھا۔ اسی طرح آپ کی اولاد (سادات) پر صدقات واجبہ (زکوۃ وغیرہ) حرام ہیں اور صدقات نافلہ مباح (جائز) ہیں۔ ابن ھمام صاحب ھدایۃ کے قول کے بنی ہاشم کو زکوۃ نہ دی جائے کہ تحت فرماتے ہیں کہ یہی ظاہر الروایہ ہے۔

زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ لوگوں کے گناہوں کا دھوون اور میل کچیل ہے:

عن علی رضی الله عنه قال قلت للعباس سل رسول الله ﷺ ان یستعملک علی الصدقات فسأله فقال ما کنت لاستعملک علی غسالة ذنوب المسلمین.

(رواہ ابن ابی شیبۃ، کنز العمال ص ۳۰۹ جلد ۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے زکوۃ پر ڈیوٹی مانگیں تو انہوں نے طلب فرمایا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ (عباس) کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون (میل کچیل) پر عامل نہیں بناؤں گا۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما (مرفوعا) اصبروا علی انفسکم یا بنی هاشم فانما الصدقات غسالات الناس.

(رواہ الطبرانی، کنز العمال ص ۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے مرفوع روایت نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم (میری اولاد، سادات) تم لوگ (فقر و فاقہ اور غربت پر) صبر کرو (اور زکوۃ نہ لیا کرو) کیونکہ زکوۃ وغیرہ لوگوں کا دھوون ہے یعنی میل کچیل ہے۔

قاضی شوکانی سادات کیلئے زکوہ کی حرمت پر وارد احادیث کا خلاصہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والحاصل ان تحریم الزکاة علی بنی هاشم معلوم من غیر فرق بین ان یکون المزکی هاشمیا او غیره.

☆ احتکار: لوگوں کی ضرورت کے وقت گرانی کی نیت سے غلہ کو روکنا احتکار کہلاتا ہے ☆

(نیل الاوطار ص۱۹۴ الجزء الرابع۔ مطبعہ مصطفی البابی مصر)

الحاصل یہ ہے کہ بنی ہاشم (سادات) کو زکوۃ دینے کی حرمت معلوم ہے اور اسمیں کوئی فرق نہیں کہ زکوۃ دینے والا ہاشمی ہے یا غیرھاشمی۔ یعنی سادات کو نہ سادات زکوۃ دے سکتے ہیں اور نہ غیر سادات۔

ان تمام احادیث مبارکہ اور ان کے شارحین کے اقوال سے یہ بات اظہر من الشمس ثابت ہوئی کہ آل رسول، (بنی ہاشم، سادات) کو زکوۃ دینا جائز نہیں خواہ زکوۃ دینے والا خود سید ہو یا غیر سید۔ کیونکہ ان پر زکوۃ کی حرمت کی جو علت تھی وہ اب بھی برقرار ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک اور ستھرا فرمایا ہے اور دوسری طرف زکوۃ لوگوں کے مال ونفوس کا میل کچیل اور ان کے گناہوں کا دھوون ہے جو ان کے شایان شان نہیں۔ الغرض سادات حضرات اپنی شان طہارت اور نسبی عظمت کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے عام مسلمانوں کے میل کچیل اور دھوون کی طرف نظر طمع سے نہ دیکھیں اگر چہ ان پر فقر وغربت آجائے اور یہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ میری اولاد (سادات) اپنے آپ کو لوگوں کے میل کچیل اور دھون میں گندا نہ کریں بلکہ صبر ہی کرتے رہیں۔

عزیز قارئین! اب ہم ان عبارات فقہاء کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں کہ جن سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جائیگی کہ سادات (آل رسول) مصرف زکوۃ نہیں۔ ان کو زکوۃ دینی جائز نہیں بلکہ بعض فقہاء نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ جس زکوۃ دینے والے کو یہ پتہ ہو کہ میں جس کو زکوۃ دے رہا ہوں وہ سید اور آل رسول ہے تو اسکی زکوۃ ادا نہ ہوگی وہ دوبارہ زکوۃ دے گا۔

امام طاہر بن عبدالرشید کتاب الزکوۃ الفصل الثامن میں لکھتے ہیں:

ولا يجوز الدفع الى بنى هاشم ولا الى مواليهم .

(خلاصۃ الفتاویٰ ص۲۴۲ جلد اول۔ رشیدیہ کوئٹہ)

بنی ہاشم (سادات) اور ان کے غلاموں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔

علامہ حصکفی کتاب الزکوۃ باب المصرف میں لکھتے ہیں۔

ولا الى بنى هاشم الا من ابطل النص قرابته وهم بنو لهب فتحل لمن اسلم منهم كما تحل لبنى المطلب ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع و قول العينى والهاشمى يجوز له دفع زكاته لمثله

☆ بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆

صوابه لا يجوز .

(الدرالمختار ص ۷۲ جلد دوم۔ رشیدیہ کوئٹہ)

بنی ہاشم (سادات) کو زکوۃ دینا جائز نہیں مگر وہ بنی ہاشم کہ جن کی قرابت کو نص نے باطل کر دیا جو ابولھب کی اولاد ہے۔تو ان میں جو مسلمان ہیں ان کو زکوۃ دینا جائز ہے جیسا کہ مطلب کی اولاد کیلئے جائز ہے۔لیکن ظاہر مذہب یہ ہے کہ سادات کو مطلقا زکوۃ دینا جائز نہیں۔ اور عینی نے لکھا ہے کہ ہاشمی (سادات) ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ سادات بھی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔

علامہ شامی درج بالا عبارت کی شرح میں فرماتے ہیں:

(قوله اطلاق المنع الخ) يعنى سواء فى ذلك كل الا زمان و سواء فى ذلك دفع بعضهم لبعض و دفع غيرهم لهم.

(شامی ص ۷۲ جلد دوم۔رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ حصکفی کا فرمان کہ (سید کو مطلقاً زکوۃ دینا ناجائز ہے) یعنی ہر زمانے میں ناجائز ہے اور ایک دوسرے کو بھی زکوۃ نہیں دے سکتے اور نہ غیر سید سید کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔

شیخ محمد نظام الدین کیرانوی علامہ حصکفی کی عبارت کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(قوله اطلاق المنع يعنى سواء فى ذلك كل الازمان و سواء فى ذلك دفع بعضهم لبعض و دفع غيرهم لهم. (کشف الاستار علی الدرالمختار ص ۱۴۱ جلد اول باب المصرف۔ایچ ایم سعید کراچی)

شیخ ملا نظام لکھتے ہیں:

ولا يحل للعامل الهاشمى تنزيها لقرابة النبى ﷺ عن شبهة الوسخ. (عالمگیری ص ۱۸۸ جلد اول باب فی المصارف۔ ماجدیہ کوئٹہ)

ولا يجوز لمكاتب هاشمى لان الملك يقع للمولى من وجه والشبهة ملحقة بالحقيقة ولا يدفع الى بنى هاشم و هم آل على و

☆ اقالہ: خرید وفروخت کے معاملہ کو ختم کرنا اقالہ کہلاتا ہے ☆

آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب کذا فی الهداية و يجوز الدفع الى من عداهم من بنی هاشم كذرية ابی لهب لانهم لم يناصروا النبی ﷺ كذا فی السراج الوهاج هذا فی الواجبات كالزكوة والنذر والعشر والكفارة فاما التطوع فيجوز الصرف اليهم.

(عالمگیری ص ۱۸۹ جلد اول)

رسول اللہ ﷺ کے نسب مبارک کو میل کچیل سے پاک رکھنے کی وجہ سے ایسے سید (آل رسول) کو بھی زکوۃ نہیں دی جائیگی جو زکوۃ کے مال پر ڈیوٹی کرتا ہو سادات کے مکاتب غلام کو بھی زکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ ملک (مال) من وجہ (ایک نسبت سے) مالک کو ملتا ہے تو زکوۃ میں شبہ (شک) حقیقت (سادات) میں آجائیگا۔ (یعنی یہی میل کچیل غلام کے واسطے سے سید کے پاس آجائیگا) اور بنی ہاشم یعنی آل علی و آل عباس، آل جعفر، آل عقیل اور آل الحارث بن عبدالمطلب کو زکوۃ نہیں دی جائیگی جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور بنی ہاشم کے علاوہ مثلاً ابولہب کی مسلمان اولاد کو زکوۃ دینا جائز ہے کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کی نصرت (مدد) نہیں کی تھی اور سادات کیلئے عدم جواز کا حکم صدقات واجبہ یعنی زکوۃ، نذر، عشر اور کفارہ میں ہے۔ صدقات نافلہ سادات کو دینا جائز ہے۔

امام قاضی خان کتاب الزکوۃ فصل فیمن توضع فیہ الزکوۃ میں لکھتے ہیں:

و لا يجوز الدفع الى بنی هاشم ولا الى مواليهم فان دفع و هو لا يعلم ثم علم جاز و كما لا يجوز صرف الزكاة اليهم ولا الى مواليهم لايجوز صرف كفارة اليمين والظهار والقتل و عشر الارض و جزاء الصيد الخ.

(فتاوی قاضی خان علی ھامش العالمگیری ص ۲۶۷ جلد اول ماجدیہ کوئٹہ)

بنی ہاشم (سادات) اور ان کے غلاموں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے سادات کو نہ جانتے ہوئے دی اور بعد میں پتہ چلا تو جائز ہے۔ اور

جس طرح سادات اوران کے غلاموں کوزکوۃ دینا جائز نہیں اس طرح ان کو قسم، ظہار اور قتل کے کفارے کی قیمت وغیرہ، زمین کا عشر (فصل کی زکوۃ) اور (حالت احرام میں کئے ہوئے) شکار کے بدلے کی رقم وغیرہ دینا بھی جائز نہیں ہے۔

علامہ محقق ملاخسروالحنفی لکھتے ہیں:

(و بنی هاشم) لقوله ﷺ یا بنی هاشم ان الله حرم علیکم غسالة اموال الناس و اوساخهم (و موالیهم) ای معتقی بنی هاشم لما تقرر ان مولی القوم منهم (و ان جاز التطوعات) من الصدقة (والاوقات لهم) ای لبنی هاشم و موالیهم لانتفاء العلة المذکورة فی الزکاة فیها.

(دررالحکام فی شرح غرر الاحکام ص۱۹۱ جلد اول باب المصارف میر محمد کراچی)

بنی ہاشم (سادات) کوزکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم بیشک اللہ نے تمہارے لئے لوگوں کے مال کا میل کچیل اور دھوون حرام کیا ہے۔ اوران کے غلاموں کوبھی زکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ یہ بات مقرر (ثابت شدہ) ہے کہ ہرقوم کا غلام ان سے ہوتا ہے اگر چہ ان (سادات) کیلئے نفلی صدقات جائز ہیں اسی طرح وقف شدہ اشیاء بھی جائز ہیں کیونکہ زکوۃ (کی حرمت) میں جوعلت (میل کچیل کا ہونا) تھی وہ نفلی صدقات میں نہیں ہے۔

علامہ شرنبلالی حنفی درج بالاعبارت دررالحکام کی شرح میں فرماتے ہیں:

و اطلق الحکم ولم یقیده بزمان ولا شخص اشارة لرد روایة ابی عصمة عن الامام انه یجوز الدفع لبنی هاشم فی زمانه لان فی عوضها خمس الخمس و لم یصل الیهم ولرد روایة ان الهاشمی یجوز له دفع زکاته الی هاشمی مثله لان ظاهر الروایة المنع

☆ بیع بالقاء الحجر: بائع یا مشتری کہے اگر میں نے مبیع پر پتھر پھینک دیا تو ہم میں (ہمارے درمیان) بیع ہوگی۔

مطلقا کذا فی البحر. (غنیۃ ذوی الاحکام فی بغیۃ درر الحکام ص ۱۹۱ جلد اول)

ماتن نے سادات کو زکوۃ دینے کی حرمت کا حکم مطلق بیان کیا اور کسی زمانے یا کسی اشخاص کے ساتھ مقید نہ فرمایا اس میں اس قول کو رد کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے جو حضرت ابوعصمہ نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا کہ اس زمانے میں سادات کو زکوۃ دینا جائز ہے کیونکہ اس کے عوض (بدلے) میں جو خمس الخمس ان کو ملتا تھا وہ اب نہیں ملتا۔ اسی طرح اس میں اس قول کا بھی رد ہوا کہ ہاشمی (سادات) ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں کیونکہ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ مطلقاً سادات کو زکوۃ نہیں دی جائیگی جیسا کہ البحر الرائق میں ہے۔

الفقیہ المحقق داماد آفندی لکھتے ہیں:

ولا تدفع الی ھاشمی من آل علی او عباس او جعفر او عقیل بفتح العین او الحارث بن عبدالمطلب و لو کان عاملاعلیھا ای علی الزکوۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس و انھا لاتحل لمحمد ولا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ص ۲۲۴ جلد اول۔ دار الطباعۃ العامرۃ)

سادات کو یعنی آل علی، عباس، جعفر، عقیل اور حارث بن عبدالمطلب کو زکوۃ نہیں دی جائیگی اگرچہ زکوۃ کے مال پر ڈیوٹی ہو کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک یہ زکوۃ لوگوں کا میل کچیل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے حلال (جائز) نہیں۔

علامہ حصکفی لکھتے ہیں:

و عن الامام جواز دفع الھاشمی زکاتہ لمثلہ و عنہ الجواز فی زماننا مطلقا قال الطحاوی و بہ ناخذ واقرہ القھستانی وغیرہ الاان ظاھر الروایۃ اطلاق المنع کما فی البحر.

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

(درالمنتقی شرح الملتقی الابحر ص۲۲۴ جلد اول)

امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ سادات ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں اور اس زمانے میں مطلقا سادات کو زکوۃ دینا جائز ہے۔ امام طحاوی کہتے ہیں ہمارا اس پر عمل ہے مگر ظاہر الرولیۃ یہ ہے کہ سادات کو مطلقا زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔

علامہ سراج الدین عمر بن اسحاق غزنوی لکھتے ہیں:

لو ادی الی هاشمی لا یجوز و ذلک ان یکون من آل علی ابن ابی طالب او آل عباس بن عبدالمطلب او آل جعفر او آل عقیل او آل الحارث بن عبدالمطلب و کذا لوادی الی معتقهم. (فتاویٰ سراجیہ ص ۲۸۔ میر محمد کراچی)

اگر کسی نے ہاشمی (سادات) کو زکوۃ دی تو جائز نہیں اسی طرح سادات کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی زکوۃ دینا جائز نہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں:

الحنفية قالوا: ولا تحل لبنی هاشم بخلاف صدقات التطوع والوقف.

(کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ ص۶۲۲ جلد اول۔ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فقہاء احناف فرماتے ہیں بنی ہاشم (سادات) کیلئے زکوۃ حلال (جائز) نہیں ہے نفلی صدقات اور وقف اموال لینا جائز ہیں۔

علامہ عالم بن العلاء الدھلوی کتاب الزکوۃ فصل فی المسائل المتعلقۃ بمن توضع فیہ الزکوۃ میں لکھتے ہیں:

ولا یجوز ان یعطی من الزکاة و فی الخانیة والعشر فقراء بنی هاشم ولا موالیهم الی ان قال فانما یحرم علی هولاء الصدقة "الولوالجیة" من العشور والنذور والکفارات و فی الخانیة و جزاء الصید، فاما الصدقة علی وجه الصلة والتطوع

فلا باس به.

(الفتاویٰ التاتارخانیہ ص ۲۰۷ جلد دوم۔قدیمی کراچی)

فقراء سادات کو زکوۃ، عشر دینا جائز نہیں کیونکہ ان حضرات (سادات) پر زکوۃ عشر، نذر، کفارات اور شکار کے بدلے رقم وغیرہ جائز نہیں بلکہ حرام ہے البتہ صلہ رحمی کی وجہ سے یا نفلی صدقہ دینا جائز ہے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی کتاب الزکوۃ باب مصارف الزکوۃ میں لکھتے ہیں:

ومنها ان لا يكون من بني هاشم لما روى عن رسول الله ﷺ انه قال:" يامعشر بني هاشم ان الله كره لكم غسالة الناس و عوضكم منها بخمس الخمس من الغنيمة وروى عنه ﷺ انه قال ان الصدقة محرمة على بني هاشم وروى انه راى في الطريق تمرة فقال لو لا انى اخاف ان تكون من الصدقة لا كلتها ثم قال ان الله حرم عليكم يا بني هاشم غسالة ايدى الناس والمعنى ما اشار اليه انها من غسالة الناس فيتمكن فيها الخبث فصان الله تعالىٰ بني هاشم عن ذلك تشريفا لهم و اكراما و تعظيما لرسول الله ﷺ الى ان قال و بنو هاشم الذين تحرم عليهم الصدقات آل العباس و آل على و آل جعفر و آل عقيل وولد الحارث بن عبدالمطلب كذا ذكره الكرخي.

(بدائع الصنائع ص ۱۶۲ جلد دوم۔رشیدیہ کوئٹہ)

جن کو زکوۃ دی جاتی ہے وہ بنی ہاشم (سادات) نہ ہو کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی ہاشم (سادات) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لوگوں کے میل کچیل کو مکروہ (ناپسند) فرمایا ہے اور اس کے عوض (بدلے) میں آپ لوگوں کو خمس الخمس دیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا بیشک بنی ہاشم (سادات) کیلئے زکوۃ حرام ہے۔ اور آپ ﷺ نے راستے میں کھجور دیکھا تو فرمایا کہ اگر اس کھجور کے زکوۃ میں سے ہونے کا خوف (شک) نہ ہوتا تو

میں اسے تناول فرمالیتا پھر آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اے بنی ہاشم (سادات) لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل حرام فرمایا ہے اور حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ یہ زکوۃ لوگوں کا میل کچیل اور دھوون ہے تو اسمیں خبث (گندگی) ضرور ہوگی اس لئے اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم (سادات) کو ان کی شرافت، اکرام اور حضور ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے پاک و صاف اور بچائے رکھا۔ اوروہ بنی ہاشم (سادات) جن پر زکوۃ وغیرہ صدقات واجبہ حرام ہیں وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر، آل عقیل اور حارث بن عبدالمطلب کی اولاد ہیں جیسا کہ امام کرخی نے ذکر فرمایا۔

امام ابوالبرکات النسفی لکھتے ہیں:

وبنی هاشم و مواليهم (کنز الدقائق ص ۶۵ باب المصرف ۔ حقانیہ ملتان)

بنی ہاشم (سادات) اوران کے غلاموں کو زکوۃ نہیں دی جائیگی۔

امام عمر بن ابراہیم بن نجیم الحنفی کنز الدقائق کی مذکورہ عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں:

ولا الی بنی هاشم لخبر البخاری" نحن اهل بيت لا تحل لنا الصدقة" و كلامه ظاهر فی ان المراد اقرباء ه عليه الصلوة والسلام الی ان قال و اطلاقه يفيد انه لا فرق بين دفع غيرهم لهم و دفعهم لبعضهم بعضا و جوز الثانی دفع بعضهم لبعض وهو رواية عن الامام و قول العينی والهاشمی يجوز له ان يدفع زكاته الی هاشمی مثله عند ابی حنيفة خلافا لابی يوسف صوابه لا يجوز الی ان قال وروى ابو عصمة جواز اعطائهم الواجبة فی زماننا لمنعهم من خمس الخمس قال الطحاوی و به ناخذ الا ان ظاهر الرواية اطلاق المنع.

(النہر الفائق ص ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷ جلد اول ۔ قدیمی کراچی)

بنی ہاشم (سادات) کو زکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ بخاری میں ہے "ہم اہل بیت کیلئے زکوۃ حلال نہیں اور ظاہر کلام یہ ہے کہ اس سے مراد آپ ﷺ کے

اقرباء ہیں اور مصنف (کنز الدقائق) کا مطلق حکم ذکر کرنا یہ فائدہ دیتا ہے کہ سادات کو تو نہ سادات زکوۃ دے سکتے ہیں اور نہ غیر سادات۔ بعض نے کہا کہ سادات اگر ایک دوسرے کو زکوۃ دیں تو جائز ہے اور علامہ عینی نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک سادات ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں اور امام ابو یوسف نے اس کا خلاف کیا ہے۔ لیکن صحیح بات (احناف کے نزدیک) یہ ہے کہ (کسی بھی صورت میں سادات کو زکوۃ دینا) جائز نہیں ہے۔ اور حضرت ابوعصمہ کے قول پر فتوی دیتے ہوئے امام طحاوی نے فرمایا کہ چونکہ سادات کو خمس الخمس نہیں دیا جاتا اس لئے اب ان کو زکوۃ وغیرہ دینا جائز ہے لیکن ظاہر الروایۃ یہی ہے کہ مطلقاً سادات کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔

امام علامہ شیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بن نجیم کنز الدقائق کی درج بالا عبارت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

قوله (و بنی هاشم و مواليهم) ای لايجوز الدفع لهم لحديث البخاری "نحن اهل البيت لا تحل لنا الصدقة و لحديث ابی دائود "مولى القوم من انفسهم و انا لا تحل لنا الصدقة" الى ان قال لان حرمة الصدقة لبنی هاشم كرامة من الله تعالىٰ لهم و لذريتهم حيث نصروه عليه الصلوٰة والسلام فی جاهليتهم واسلامهم. الى قوله و قال المصنف فی الكافی و هذا فی الواجباب كالزكوة والنذر والعشر والكفارة اما التطوع والوقف فيجوز الصرف اليهم....... ان النفل جائزلهم بالاجماع كا لنفل للغنی........ واطلق الحكم فی بنی هاشم ولم يقيد بزمان ولا بشخص لاشارة الى رد رواية ابی عصمة عن الامام انه يجوز الدفع الى بنی هاشم فی زمانه لان عوضها وهو خمس الخمس لم يصل اليهم لاهمال الناس امر الغنائم و ايصالها الى مستحقها

و اذا لم یصل الیهم العوض عادوا الی المعوض و للاشارة الی رد الروایة بان الهاشمی یجوز له ان یدفع زکاته الی هاشمی مثله لان ظاهر الروایة المنع مطلقا. (البحر الرائق ص ۴۲۹ تا ۴۳۱ جلد دوم باب المصرف۔ رشیدیہ کوئٹہ)

بنی ہاشم اور ان کے غلاموں کو زکوۃ دینا جائز نہیں کیونکہ بخاری شریف میں ہے ''ھم اہل بیت (سادات) کیلئے زکوۃ جائز (حلال) نہیں اور ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے کہ قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لئے زکوۃ حلال نہیں۔ سادات پر زکوۃ کی حرمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے اکرام اور تعظیم کی وجہ سے ہے کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کی دور جاھلیت اور اسلام میں مدد کی ہے۔ اور مصنف نے کافی میں لکھا ہے کہ سادات پر صدقات کی حرمت صدقات واجبہ یعنی زکوۃ، نذر، عشر اور کفارہ میں ہے۔ نفلی صدقات اور وقف سادات کیلئے جائز ہے۔ نفلی صدقات سادات کیلئے اسی طرح جائز ہے جس طرح مالدار کیلئے جائز ہے۔ اور مصنف نے سادات پر زکوۃ کی حرمت جو مطلقاً بیان کی اور کسی زمانے یا شخص کے ساتھ مقید نہ کیا تو اس میں اس روایت کا رد کیا گیا جو حضرت ابو عصمہ نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی کہ اس زمانے میں سادات کو زکوۃ دے سکتے ہیں کیونکہ لوگوں کی لا پرواہی کی وجہ سے مال غنیمت کا خمس الخمس جو زکوۃ کے عوض میں دیا جاتا تھا اب سادات کو نہیں مل رہا۔ اور اس روایت کا بھی رد کیا گیا جس میں ہے کہ سادات ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ سادات کو مطلقاً زکوۃ نہیں دے سکتے۔

امام عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ لکھتے ہیں:

و بنی هاشم و هم آل علی و عباس و جعفر و عقیل والحارث بن عبدالمطلب و موالیهم ای معتقی هولاء.

(شرح الوقایہ ص ۲۹۹ جلد اول۔ باب المصارف۔ رشیدیہ کوئٹہ)

☆تخصیص العام بالنیة مقبولة دیانة لا قضاء ☆

بنی ہاشم (سادات) یعنی آل علی و عباس و جعفر و عقیل اور آل حارث بن عبدالمطلب اوران کے آزادکردہ غلاموں کوزکوۃ نہیں دی جائیگی۔

امام قدوری لکھتے ہیں:

ولا يدفع الى بنی هاشم و هم آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقيل و آل حارث بن عبدالمطلب و مواليهم.

(المختصر القدوری ص۴۳۔آفتاب عالم پریس لاہور)

بنی ہاشم (سادات) یعنی حضرت علی، حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کی اولاد اور ان کے آزاد غلاموں کوزکوۃ نہیں دنی جائیگی۔

علامہ مرغینانی درج بالا عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں:

ولا تدفع الى بنی هاشم لقوله عليه السلام يا بنی هاشم ان الله حرم عليكم غسالة الناس واوساخهم و عوضكم منها بخمس الخمس بخلاف التطوع. (ھدایہ ص ۲۰۶ جلد اول مطبوعہ شرکت علمیہ ملتان)

بنی ہاشم کوزکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی ہاشم اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر لوگوں کا دھوون اور میل کچیل حرام فرمایا ہے اور اسکی جگہ خمس الخمس عطا فرمایا۔نفلی صدقات دینا جائز ہے۔

الشیخ عبدالغنی الغنیمی المیدانی، امام قدوری کی عبارت کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولا تدفع الى بنی هاشم لان الله تعالىٰ حرم عليهم اوساخ الناس الى قوله لان حرمة الصدقة على بنی هاشم كرامة من الله تعالىٰ لهم و لذريتهم حيث نصروه ﷺ فی جاهليتهم و اسلامهم.

(اللباب فی شرح الکتاب ص۱۵۰ جلد اول۔قدیمی کراچی)

بنی ہاشم (سادات) کوزکوۃ نہیں دی جائیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لوگوں کے میل کچیل کوحرام فرمایا ہے اور سادات پر زکوۃ کی حرمت کی وجہ اللہ تعالیٰ

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃً مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً☆

کی طرف سے ان کی اور ان کی اولاد کی عزت اور کرامت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی مدد کی تھی دور جاہلیت اور اسلام میں۔

شیخ الاسلام ابوبکر بن علی الحداد الیمنی لکھتے ہیں:

(قوله ولا يدفع الى بنى هاشم) يعنى اجنبى لا يدفع اليهم بالاجماع و هل يجوز ان يدفع بعضهم الى بعض عندهما لايجوز و قال ابو يوسف يجوز الى قوله ولا يجوزلهم النذور والكفارات ولا صدقة الفطر ولاجزاء الصيد لانها صدقة واجبة كذا عن ابى يوسف. (الجوہرۃ النیرۃ ص ۱۵۷ جلد اول۔قدیمی کراچی)

سادات کو غیر سادات زکوۃ نہیں دے سکتے اور اس پر اجماع ہے۔ آیا سادات ایک دوسرے کوزکوۃ دے سکتے ہیں یا نہیں تو طرفین (امام حنیفہ اور امام محمد علیہما الرحمۃ) کے نزدیک جائز نہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے۔ سادات کیلئے نذر، کفارہ، صدقہ فطر اور شکار کے بدلے رقم وغیرہ لینا جائز نہیں کیونکہ یہ تمام صدقات واجبہ ہیں اسی طرح امام ابو یوسف سے بھی روایت ہے۔

علامہ ابن الھمام ہدایہ کی عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں:

قوله(ولا يدفع الى بنى هاشم)هذا ظاهر الرواية.

(فتح القدیر ص ۲۱۱ جلد دوم۔حقانیہ پشاور)

ففى شرح الكنز لا فرق بين الصدقة الواجبة والتطوع ثم قال و قال بعض يحل لهم التطوع اه فقداثبت الخلاف على وجه يشعر بترجيح حرمة النافلة وهو الموفق للعمومات فوجب اعتباره فلا يدفع اليهم النافلة الاعلى وجه الهبة مع الادب و خفض الجناح تكرمة لاهل بيت رسول الله ﷺ الخ. (فتح القدیر ص ۲۱۲ جلد دوم۔حقانیہ پشاور)

سادات کوزکوۃ نہ دی جائے اور یہی ظاہر الروایۃ ہے۔ کنز الدقائق کی شرح

☆من استعجل الشئى قبل اوانه عوقب محرمانه ☆

میں ہے کہ (سادات پر) صدقات واجبہ اور نافلہ (کی حرمت) میں کوئی فرق نہیں۔ پھر فرمایا بعض علماء سادات کیلئے نفلی صدقات جائز کہتے ہیں۔ یقیناً شارح کنز الدقائق نے ایسا خلاف ثابت کیا جس سے سادات کیلئے نفلی صدقات کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی عمومات کے موافق بھی ہے اس لئے سادات کو جب صدقات نافلہ دینا چاہیں تو نہایت ہی ادب واحترام اور ہبہ کی نیت سے دیئے جائیں اور حضور ﷺ کی اہل بیت کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی نرمی کا سلوک کرنا چاہیئے۔

الشیخ المحدث الفقیہ العلامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔

(ولا یدفع الی بنی هاشم) ای ولا یدفع الزکوة الی بنی هاشم و فی الایضاح الصدقات الواجبات کلها علیهم لا تجوز باجماع الأئمة الاربعة. (البنایہ شرح الہدایہ ص ۲۰۳ جلد ۴ حقانیہ ملتان)

بنی ہاشم (سادات) کو زکوۃ نہیں دی جائیگی اور ایضاح میں ہے کہ تمام صدقات واجبہ سادات پر ناجائز ہیں اور اس پر آئمہ اربعہ (احناف، شوافع، حنابلہ اور مالکیہ) کا اجماع ہے۔

شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن الدمشقی لکھتے ہیں۔

واجمعوا علی تحریم الصدقة المفروضة علی بنی هاشم و هم خمس بطون آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب واختلفوا فی بنی عبدالمطلب فحرمها مالک والشافعی و احمد فی اظهر روایتیه وجوزها ابو حنیفة و حرمها ابو حنیفة و احمد علی موالی بنی هاشم وهو الاصح من مذهب مالک و الشافعی.

(رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص ۱۱۵۔ امیر دولۃ قطر)

بنی ہاشم (سادات) یعنی آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل اور آل الحارث بن عبدالمطلب پر زکوۃ کی حرمت پر اجماع ہے اور بنی عبدالمطلب پر

☆جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی☆

زکوۃ کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے اظہر روایت کے مطابق حرام ہے اور امام حنیفہ نے جائز مانا ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام احمد نے سادات کے غلاموں پر زکوۃ کو حرام فرمایا ہے اور یہی امام مالک اور امام شافعی کا بھی صحیح مذہب ہے۔

شیخ الاسلام ابن قدامہ المقدسی حنبلی لکھتے ہیں:

بنو هاشم لا يعطون منها الا لغزو او حمالة لان النبی ﷺ قال انما الصدقة اوساخ الناس و انها لاتحل لمحمد و آل محمد و سواء اعطوا حقهم من الخمس او منعوه لعموم الخبر و لان منعهم لشرفهم و شرفهم باق ينبغی المنع.

(الکافی فی الفقہ الحنبلی ص۴۵۴، ۴۵۵ جلد اول المکتب الاسلامی دمشق)

سادات (بنی ہاشم) کو زکوۃ نہیں دی جائیگی مگر جہاد یا کسی کے قرض کا بوجھ اٹھانے کی صورت میں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا بیشک زکوۃ لوگوں کا میل کچیل ہے جو محمد ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے حلال نہیں ہے چاہے ان کو ان کا حق خمس ملتا ہو یا نہ ملتا ہو کیونکہ روایت (حکم) عام ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ان پر زکوۃ کی حرمت ان کی شرافت (نسبی) کی وجہ سے ہے اور ان کی شرافت (نسبی) اب بھی باقی ہے اس لئے ہر حالت میں (ان کو زکوۃ دینا) منع ہے۔

شیخ العرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز لکھتے ہیں:

كل من عرف انه من بنی هاشم لا يجوز ان تدفع اليه الزكاة لقول النبی ﷺ انها لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد والاحاديث اخرى وردت فی ذلک ثابتة عن النبی ﷺ.

(مجموع فتاویٰ ص ۱۲۸ فتاویٰ الزکاۃ والصیام۔ مکتبہ امام الدعوۃ العلمیۃ مکۃ المکرمۃ)

جو شخص زکوۃ دینے والا بنی ہاشم (سادات) کو جانتا ہے تو ان (سادات) کو زکوۃ دینا جائز نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ زکوۃ محمد ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے مناسب نہیں۔ اس سلسلے میں کئی اور احادیث مبارکہ بھی آپ ﷺ سے ثابت (وارد) ہیں۔

شیخ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں۔

الا یکون المستحق من بنی ھاشم لان آل البیت تحرم علیھم الزکاۃ لانھا اوساخ الناس و لھم من خمس الخمس فی البیت ما یکفیھم بدلیل قولہ ﷺ ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس و انھا لا تحل لمحمد و لا لآل محمد. (الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۱۹۶۷ جلد سوم۔ رشیدیہ کوئٹہ)

جس مستحق کو زکوۃ دیجاتی ہو وہ بنی ہاشم (سادات) میں سے نہ ہو کیونکہ آل رسول (سادات) پر زکوۃ حرام ہے کیونکہ یہ زکوٰۃ لوگوں کا میل کچیل ہے اور ان کیلئے بیت المال میں سے خمس الخمس کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ زکوٰۃ لوگوں کا میل کچیل ہے اور یہ آپ ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے حلال نہیں ہے۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دھلوی لکھتے ہیں۔

الصدقات اوساخ مال الناس: قولہ ﷺ ان ھذہ الصدقات انما ھی من اوساخ الناس و انھا لا تحل لمحمد و لا لآل محمد" اقول: انما کانت اوساخا لانھا تکفر الخطایا و تدفع البلاء الی ان قال مال الزکاۃ فیہ مھانۃ لآل محمد ﷺ وایضا فان المال الذی یاخذہ الانسان من غیر مبادلۃ عین او نفع و لا یراد بہ احترام وجھہ فیہ ذلۃ و مھانۃ.

(حجۃ اللہ البالغۃ ص ۱۱۷ جلد اول "المصارف" قدیمی کراچی)

زکوۃ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے آپ ﷺ نے فرمایا بیشک یہ زکوٰۃ

لوگوں کا میل کچیل ہے اور یہ آپ ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے جائز (حلال) نہیں۔

(امام شاہ ولی اللہ کہتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ زکوٰۃ وغیرہ میل کچیل ہے اس لئے کہ یہ گناہوں کا کفارہ اور مصیبت کے ٹالنے کیلئے ہے۔ زکوٰۃ کے مال لینے میں آل رسول (سادات) کی توہین ہے کیونکہ ایسا مال جوکوئی شخص بغیر کسی تجارت یا نفع دیئے بغیر لیتا ہے اسمیں لینے والے کیلئے ذلت اور توہین ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام امام شمس الدین السرخسی لکھتے ہیں۔

و كذلک لو صرفها الى هاشمي او مولى هاشمي و هو يعلم بحاله لا يجوز لقوله ﷺ لا تحل الصدقة لمحمد ولا لآل محمد و عن ابن عباس رضى الله عنهما ان النبى ﷺ استعمل الارقم بن ابى الارقم على الصدقات فاستتبع ابارافع فجاء معه فقال النبى ﷺ يا ابارافع ان الله تعالىٰ كره لبنى هاشم غسالة الناس و ان مولى القوم من انفسهم و هذا فى الواجبات فاما فى التطوعات والاوقاف فيجوز الصرف اليهم.

(مبسوط امام سرخسی ص ۱۲۔ الجزء الثالث۔ طبع مطبعۃ السعادۃ مصر)

اگر کسی نے کسی سید یا ان کے غلاموں کو جانتے ہوئے زکوٰۃ دی تو جائز نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ محمد ﷺ اور آپ کی اولاد کیلئے حلال نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ارقم بن ابی الارقم کو زکوٰۃ پر مقرر فرمایا تو حضرت ابورافع بھی ان کے پیچھے چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابورافع بیشک اللہ نے بنی ہاشم (سادات) کیلئے لوگوں کے میل کچیل (دھوون) کو ناپسند فرمایا۔ اور بیشک کسی قوم کا غلام اسی قوم میں سے ہوتا ہے اور یہ (حرمت) صدقات واجبہ میں ہے۔ صدقات نافلہ اور اوقات

(وقف شدہ اشیاء) سادات کیلئے جائز ہیں۔

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں:

ظاہر الروایۃ اور ظاہر المذہب اور قول مفتی بہ کے موافق بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز نہیں البتہ غیر ظاہر الروایۃ میں بروایت نوادر ابوعصمہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسکا جواز نقل کرتے ہیں اور دوسری روایت میں امام ابو یوسف اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ سے ہاشمی کا ہاشمی کو زکوۃ دینا وارد ہے لیکن یہ دونوں روایتیں ظاہر الروایۃ اور ظاہر المذہب کے خلاف ہیں اور مفتی بہ قول کے موافق عدم جواز کی دلیل یہ ہے کہ تمام متون فقہیہ میں عدم جواز مذکور ہے اور فتویٰ متون کے قول پر ہوتا ہے اور بھی معتبر کتب فقہ میں عدم جواز کو ظاہر الروایۃ اور جواز کو خلاف ظاہر الروایۃ بلکہ خلاف صواب لکھا ہے۔

(مجموعۃ الفتاویٰ ص ۴۷۳ جلد اول، شہزاد پبلشرز لاہور)

شیخ عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی لکھتے ہیں:

ولا الی هاشمی ولا الی مولی هاشمی.

(الاختیار لتعلیل المختار ص ۱۲۰۔۱۲۱ جلد اول مطبعہ مصطفیٰ البابی مصر)

سادات اوران کے غلاموں کو زکوۃ نہیں دی جائیگی۔

عیون المذہب میں ہے:

لا الی بنی هاشم بالاجماع.

اس پر اجماع ہے کہ سادات کو زکوۃ نہ دی جائیگی۔

برہان شرح مواهب الرحمٰن میں ہے:

ولا تدفع الزکوٰۃ و سائر الواجبات الی بنی هاشم.....الخ

زکوۃ اور صدقات واجبہ سادات کونہیں دیئے جائینگے۔

احمد بن عبدالسلام الشرقاوی الحنفی من علماء الازهر الشریف لکھتے ہیں:

تصرف زکوة وما فی معناه لغیر هاشمی لما روی عن النبی ﷺ انه قال یا معشر بنی هاشم ان الله تعالیٰ کره لکم غسالة الناس.

☆ توکیل: جس تصرف کا خود مالک ہے غیر کو اس تصرف میں اپنے قائم مقام کردینا ☆

(کتاب التبیان شرح نور البیان ص ۹۶امطبعہ البرقاہرہ مصر)

زکوۃ اور صدقات واجبہ سادات کے علاوہ مستحقین کو دیئے جائیں کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے سادات (بنی ہاشم) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لوگوں کے میل کچیل (دھوون) کو ناپسند فرمایا۔

عزیز قارئین! رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اور انکی تشریحات اور اقوال مفسرین وفقہاء اور محدثین سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آل رسول (سادات) کیلئے صدقات واجبہ ناجائز وحرام ہیں۔

سادات پر زکوۃ کی حرمت احناف کا مفتی بہ اور معمول بہا قول اور ظاهر الروایت ہے:

سادات پر زکوۃ کا حرام اور ناجائز ہونا جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ کے فرامین مبارکہ سے ثابت ہورہا ہے کہ بنی ہاشم (سادات) چاہے فقیر اورغریب ہو، ان کو خمس مل رہا ہو یا نہ بہر صورت ان کو صبر کرنا چاہئے اور لوگوں کے مال و دولت کا میل کچیل اور دھوون نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ سادات کیلئے حلال اور جائز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے آل رسول (سادات) کیلئے ناجائز، حرام اور ناپسند فرمایا ہے۔ اسی طرح فقہاء احناف کثرھم اللہ تعالیٰ کے اقوال وعبارات سے بھی ان صدقات واجبہ کا سادات پر حرام ہونا ثابت ہورہا ہے اور یہی احناف کا مفتیٰ بہ اور معمول بہا قول اور ظاہر الروایت ہے جیسا کہ منہاج السنن، مرقات شرح مشکوۃ، الدرالمختار، غنیۃ ذوی الاحکام فی بغیۃ دررالحکام، درالمنتقیٰ شرح الملتقیٰ، النہر الفائق، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، مجموعہ الفتاویٰ، فتح القدیر شرح الہدایہ کے حوالے سے ہدیہ قارئین کردیا گیا ہے۔

احناف کے نزدیک فتویٰ ظاهر الروایت هی پر دیا جائیگا:

علامہ شامی اصول افتاء میں لکھتے ہیں:

اعلم بان الواجب اتباع ما ترجیحه عن اهله قد علما
او کان ظاهر الروایة ولم یرجحوا خلاف ذاک فاعلم

ای ان الواجب علی من اراد ان یعمل لنفسه او یفتی غیره ان یتبع القول الذی رجحه علماء مذهبه فلا یجوز له العمل او

☆ حجر: بچپن یا غلامی یا جنون کی وجہ سے قولی تصرف سے منع کرنا ☆

الافتاء بالمرجوح......... وقد نقلوا الاجماع على ذلك........... ان المجتهد والمقلد لا يحل لهما الحكم والافتاء بغير الراجح لانه اتباع للهوى وهو حرام اجماعا.

(شرح عقود رسم المفتی ص۳۔قدیمی کراچی)

جوشخص کسی مسئلہ شرعیہ پرخود عمل کرنا چاہے یا کسی اورکوفتویٰ دینا چاہےتو اس پرواجب ہے کہ اس قول کی اتباع کرے جسکو مذہب کے علماء نے راجح قرار دیا ہواور غیر راجح (مرجوح) قول پرعمل کرنا اورفتویٰ دینا جائز نہیں.....اس پرعلماء نے اجماع نقل کیا ہے (کہ راجح قول ہی پرعمل اورفتویٰ ہے)....بیشک مجتہد اور مقلد کیلئے راجح قول کے علاوہ کسی اور قول پر فتویٰ دینا حلال (جائز) نہیں کیونکہ یہ (غیر راجح قول پرفتویٰ) نفسانی خواہشات کی پیروی ہے جو بالاجماع حرام ہے۔

علامہ شامی دوسری جگہ لکھتے ہیں:

و قولي او كان ظاهر الرواية الخ معناه ان ما كان من المسائل في الكتب التي رويت عن محمد بن الحسن رواية ظاهرة يفتى به و ان لم يصرحوا بتصحيحه نعم لو صححوا رواية اخرى من غير كتب ظاهر الرواية يتبع ما صححوه قال العلامة الطرسوسي في انفع الوسائل في مسئلة الكفالة الى شهر ان القاضي المقلد لا يجوز له ان يحكم الا بما هو ظاهر الرواية لا بالرواية الشاذة الا ان ينصوا على ان الفتوىٰ عليها. (شرح عقود رسم المفتی ص۹)

میرا قول ''یا وہ ظاہر الروایۃ ہو'' اسکا معنی یہ ہے کہ وہ مسائل جو امام محمد بن حسن کی کتابوں میں روایت کئے گئے وہ ظاہر الروایۃ ہے اور اسی پرفتویٰ دیا جائیگا اگرچہ ان مسائل کی لفظ ''تصحیح'' سے تصریح نہ کی گئی ہو۔ ہاں اگر علماء نے ظاہر الروایۃ کے خلاف کسی اور مسئلے کی تصحیح کی تو پھر ان (علماء کی تصحیح شدہ مسائل) کی اتباع کی جائے گی۔ علامہ طرسوسی انفع الوسائل

میں لکھتے ہیں کہ قاضی مقلد کیلئے ظاہر الروایۃ کے علاوہ کسی اور شاذ روایت کے مطابق فتویٰ (حکم) دینا جائز نہیں ہاں اگر علماء نے اس شاذ روایت پر فتویٰ دینے کی صراحت کر دی ہے تو پھر اس پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔

عزیزان گرامی! اصول افتاء سے معلوم ہوا کہ ظاہر الروایت ہی پر فتویٰ دیا جاتا ہے اور مسئلہ مذکورہ یعنی سادات پر زکوۃ کی حرمت ظاہر الروایۃ ہے۔ فقہاء احناف نے اس حرمت کے خلاف کسی اور قول کو نہ ترجیح دی اور نہ تصحیح کی بلکہ اس کی حرمت پر فقہاء احناف کے وہ حضرات بھی متفق ہیں جو اہل ترجیح اور اصحاب متون معتبرہ ہے جن کے متون نقل مذہب کیلئے وضع کئے گئے ہیں۔

مجتہدین فی المسائل، اھل ترجیح اور متون معتبرہ کے فقہاء کے نزدیک بھی سادات پر زکوۃ (صدقات واجبہ) حرام ھے:

مذکورہ تفصیل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سادات پر زکوۃ کی حرمت کے قائلین میں مجتہدین فی المسائل میں سے امام کرخی (بدائع الصنائع) شمس الائمہ السرخسی، فخر الدین قاضی خان، اور اصحاب الترجیح میں سے امام قدوری، علامہ مرغینانی، اور معتبر متون کے فقہاء میں سے امام ابو البرکات النسفی، تاج الشریعۃ محمد بن صدر الشریعۃ ہیں۔

علامہ شامی طبقات الفقہاء کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> الطبقة الثالثة، طبقة المجتهدين في المسائل..... كالخصاف و ابى جعفر الطحاوى، و ابى الحسن الكرخي و شمس الائمة الحلواني و شمس الائمة السرخسي و فخر الاسلام البزدوى و فخر الدين قاضي خان. والطبقة الخامسة طبقة اصحاب الترجيح من المقلدين كابى الحسن القدورى و صاحب الهداية. والطبقة السادسة طبقة المقلدين القادرين على التميز بين الاقوى والقوى والضعيف و ظاهر الرواية و ظاهر المذهب والرواية النادرة كاصحاب المتون المعتبرة كصاحب الكنز و صاحب المختار و صاحب الوقاية و صاحب المجمع و شانهم ان لا ينقلوا في كتبهم الاقوال المردودة والروايات الضعيفة.

(شرح عقود رسم المفتی ص ۵ قدیمی کراچی)

تیسرا طبقہ ۔ مجتہدین فی المسائل کا طبقہ ہے جیسے امام خصاف، ابوجعفر طحاوی، ابو الحسن کرخی، شمس الائمہ الحلوانی، شمس الائمہ سرخسی، فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان۔ **پانچواں طبقہ** ۔ مقلدین میں اصحاب الترجیح کا طبقہ ہے جیسے ابو الحسن قدوری، صاحب الهدایہ اور **چھٹا طبقہ** ان مقلدین کا طبقہ ہے جو اقوی، قوی اور ضعیف، ظاہر الروایۃ، ظاہر المذہب اور روایات نادرہ میں تمیز کر سکتے ہیں مثلاً معتبر متون کے مصنفین جیسے صاحب کنز، صاحب مختار، صاحب وقایہ، صاحب المجمع ۔ انکی شان علمی یہ ہے کہ یہ حضرات اپنی کتابوں میں ضعیف اور مردود اقوال و روایات ضعیفہ نہیں لکھتے۔

علامہ شامی دوسری جگہ لکھتے ہیں:

المتون المعتبرة كالبداية و مختصر القدوری والمختار والنقايه والوقاية والكنز والملتقى فانها الموضوعة لنقل المذهب مما هو ظاهر الرواية. (شرح عقود رسم المفتی ص ۲۹)

متون معتبرہ سے مراد بدایہ، مختصر القدوری، المختار، نقایہ، وقایہ، کنز الدقائق، ملتقی الابحر ہے یہ کتب مذہب کے ظاہر الروایۃ کے نقل کرنے کیلئے تصنیف کی گئی ہیں۔

سادات پر زکوٰۃ کی حرمت پر اجماع ہے:

مذکورہ دلائل میں شرح صحیح مسلم شریف، معارف السنن شرح ترمذی، درس ترمذی، منهاج السنن شرح ترمذی، انوار المحمود شرح ابی داؤد، الجوہرۃ النیرۃ شرح القدوری، البنایہ شرح الهدایۃ، عیون المذہب، میزان شعرانی اور رحمۃ الامۃ کے مصنفین نے اس پر آئمہ اربعہ کا اجماع اور اتفاق نقل فرمایا ہے کہ سادات حضرت کو زکوۃ دینا حرام اور ناجائز ہے۔

عزیز قارئین! اب ہم ذیل میں صورت مسئولہ یعنی سادات پر زکوۃ کی حرمت کی مزید

وضاحت کیلئے دور حاضر کے متعدد مسالک کے علماء و مفتیان کے اقوال بطور تائید پیش کر رہے ہیں تا کہ دور حاضر میں کسی عالم یا مفتی کو اس مسئلے میں تردد یا تشنگی باقی نہ رہے۔

سادات پر زکوۃ کے عدم جواز میں علماء دیوبند کے اقوال:

مفتی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

سید کو زکوۃ دینی درست نہیں فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۰)

مفتی کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

راجح اور قوی مذہب یہی ہے کہ بنی ہاشم کو زکوۃ دینی جائز نہیں۔ ابو عصمہ کی وہ روایت جو انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے مفتیٰ بہ نہیں ہے۔ پس سید کو زکوۃ نہ دینی چاہیئے۔ (کفایت المفتی ص ۲۵۷ جلد چہارم ۔حقانیہ ملتان)

مفتی موصوف دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

سید صاحب کا یہ جانتے ہوئے کہ سید کو زکوۃ لینا حرام ہے زکوۃ مانگنا اور لینا سخت گناہ ہے اور جو شخص یہ جان کر کہ یہ سید ہیں انہیں زکوٰۃ دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی اس شخص کو دوبارہ زکوۃ دینا پڑیگی ھکذا فی کتب الفقہ واللہ اعلم۔ (کفایت المفتی ص ۲۵۸ جلد چہارم)

مفتی دیو بند مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی لکھتے ہیں۔

ظاہر مذہب اور مفتی بہ مذہب حنفیہ کا یہی ہے کہ سادات کو زکوۃ دینا ناجائز ہے درمختار میں ہے **ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع قوله اطلاق المنع يعنى سواء فى ذلك كل الا زمان و سواء فى ذلك دفع بعضهم لبعض و دفع غيرهم لهم.**

(عزیز الفتاویٰ ص ۳۶۱۔ دار الاشاعت کراچی)

مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں:

ظاہر الروایات اور عامہ متون کا اختیار کردہ مسلک یہی ہے کہ بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کو لینا بھی جائز نہ ہوگا اور

کسی نے دے دی تو ظاہر مذہب کی بناء پر زکوۃ ادا نہ ہوگی لیکن اس صورت میں کہ لاعلمی میں دے دی تھی۔

(امداد المفتین ص ۴۶۵۔ دارالاشاعت کراچی)

مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی لکھتے ہیں:

حنفیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اور ظاہر الروایۃ کے مطابق سید کو کسی حال میں زکوۃ دینا درست نہیں ہے **کما فی الدر المختار ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع**۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۲۱۲ جلد ششم۔ دارالاشاعت کراچی)

مفتیان دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک لکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے مبارک خاندان کی طرف منسوب سادات حضرات بذات خود ہر وقت تعظیم و احترام کے قابل ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ان کو عظمت و عزت کی نگاہ سے دیکھنا ایمانی جذبہ کا تقاضا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو زکوۃ نہ دینے کا حکم ان کی عظمت و احترام کی وجہ سے دیا تھا اس لئے ان کا حکم مرور زمانہ یا خمس الخمس نہ رہنے کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتا تاہم ارباب استطاعت کیلئے ضروری ہے کہ نفلی صدقات اور عطیات سے ان کے ساتھ تعاون کریں تاکہ ان کی حالت بہتر رہے اور صدقات واجبہ (زکوۃ، صدقہ فطر وغیرہ) نہ دیا کریں اگرچہ امام طحاوی سے جواز کا قول مروی ہے۔

(فتاویٰ حقانیہ ص ۵۵ جلد چہارم۔ دارالعلوم حقانیہ نوشہر)

شیخ شفیق الرحمٰن الندوی لکھتے ہیں:

سادات اور ان کے غلاموں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔

(الفقہ المیسر۔ قسم العبادات ص ۲۵۶)

مفتی محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

ہاشمی آنحضرت ﷺ کا خاندان ہے آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کیلئے زکوۃ کو ممنوع قرار دیا ہے۔ یہ حضرات اگر ضرورت مند ہوں تو

☆ ربوا: عقد کے وقت جو زیادتی مال کو مال کے بدلنے سے بلا عوض حاصل ہو ☆

غیر زکوۃ فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے اور آنحضرت ﷺ کی قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا بڑے اجر کا موجب ہے۔ زکوۃ لوگوں کے مال کا میل ہے اور حضور ﷺ کی آل کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا وہ اگر ضرورت مند ہوں تو پاک مال سے ان کی مدد کیجائے نیز اگر آپ ﷺ کی آل کو زکوۃ دینے کا حکم ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ ہو سکتا تھا کہ یہ خوبصورت نظام اپنی اولاد ہی کیلئے تو معاذ اللہ جاری نہیں فرما گئے؟ نیز اسکا ایک نفسیاتی پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اگر آپ ﷺ کی آل کو زکوۃ دینا جائز ہوتا تو لوگ آپ ﷺ کی قرابت کی بناء پر انہی کو ترجیح دیتے غیر سید کو زکوۃ دینے پر ان کا دل مطمئن نہ ہوتا اس سے دوسرے فقراء کو شکایت پیدا ہوتی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۵۱۰، ۵۱۱ جلد سوم، مکتبہ لدھیانوی کراچی)

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

سیدوں کو اور علویوں کو اسی طرح جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یا حضرت جعفر کی یا حضرت عقیل یا حضرت حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کی اولاد میں ہوں ان کو زکوۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اسی طرح جو صدقہ شریعت سے واجب ہو اسکا دینا بھی درست نہیں جیسے نذر کفارہ، عشر، صدقہ فطر اور اسکے سوا اور کسی صدقہ خیرات کا دینا درست ہے۔

(مدنی اصلی بہشتی زیور ص ۱۵۸ حصہ سوم۔ مدینہ پبلشنگ کراچی)

سادات پر زکوۃ کی حرمت میں بریلوی علماء کے اقوال:

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

بنی ہاشم (سادات) کو زکوۃ نہیں دے سکتے نہ غیر انہیں دے سکے نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ (بہار شریعت ص ۵۳ حصہ پنجم۔ شیخ غلام علی کراچی)

سید کو زکوۃ نہیں دے سکتے اور دینگے تو ادا نہ ہوگی حدیث میں فرمایا ''انما الصدقات اوساخ الناس لا تحل لمحمد ولا لآل محمد ﷺ''

اگر وہ حاجت مند ہوں تو اور اموال سے خدمت کریں اور زکوۃ ہی کا پیسہ دینا
چاہیں تو کسی مستحق زکوۃ کو دیں اور مالک کر دیں اور اس سے کہدیں کہ تو
اپنی طرف سے فلاں کو دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(فتاوی امجدیہ ص ۳۹۰ کتاب الزکوۃ۔ مکتبہ رضویہ)

مفتی محمد وقار الدین قادری لکھتے ہیں:

سادات کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ، کے منہ مبارک سے صدقہ کی کھجور نکال کر پھینک دی جو انہوں نے بچہ ہونے کی وجہ سے اٹھا کر منہ میں رکھ لی تھی اور فرمایا یہ گندہ مال ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ نبی کی قرابت کو باعث عزت قرار دیکر زکوۃ کی رقم کے علاوہ اپنے ان مالوں سے امداد کریں جو اپنی اولاد پر خرچ کرتے ہیں۔
(وقار الفتاویٰ ص ۳۹۷ جلد دوم۔ بزم وقار الدین کراچی)

مولانا شمس الدین احمد رضوی لکھتے ہیں: بنی ہاشم کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔ (قانون شریعت ص ۱۹۹)

مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی لکھتے ہیں:

صدقات واجبہ یعنی زکوۃ، نذر شرعی اور عشر اور کفارہ صوم ویمین وظہار اور فدیہ صوم وصلوۃ وفدیہ جنایت حج اور صدقہ فطر سادات کرام کو دینا جائز نہیں۔ ان کے علاوہ صدقات نافلہ حضرات سادات کرام کو دینا جائز ودرست ہے۔
(حبیب الفتاویٰ ص ٦٦٦ جلد اول شبیر برادرز لاہور)

مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ”ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں“ آئمہ اربعہ کے نزدیک بنو ہاشم کیلئے زکوۃ جائز نہیں ہے الی قولہ بنو ہاشم کی اپنی زکوہ بھی بنو ہاشم کیلئے جائز نہیں۔
(تفہیم المسائل ص ۱۸۴ جلد دوم۔ ضیاء القرآن کراچی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے سادات پر زکوۃ کی حرمت پر مستقل رسالہ بنام ”رسالہ الزہر الباسم فی حرمۃ الزکوۃ علی بنی ہاشم“ تصنیف فرمایا۔

☆یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادت میں ایثار مکروہ ہے ☆

موصوف لکھتے ہیں:

''بنی ہاشم کو زکوۃ وصدقات واجبات جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال ۔سید عالم ﷺ سے متواتر حدیثیں اس تحریم میں آئیں اور علت تحریم ان کی عزت و کرامت ہے........(رسالہ کے آخر میں موصوف لکھتے ہیں) بے شک بنی ہاشم پر زکوہ حرام ہے اور بے شک اسی پر افتاء واجب اور بے شک اس سے عدول ناجائز اور بے شک وہ روایت روایۃ مرجوح اور درایۃ مجروح اور بے شک امام طحاوی اس کے خلاف پر قاطع اور بے شک ان کی تصحیح جانب ظاہر الروایۃ راجح ،والی اللہ الرجعی والیہ متاب۔

(فتاویٰ رضویہ (قدیمہ) ص ۴۷۸ تا ۴۸۴ جلد چہارم۔مکتبہ رضویہ کراچی)

فقیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی لکھتے ہیں:

یہ مسئلہ صحیح ہے کہ بنی ہاشم کیلئے زکوۃ جائز نہیں ظاہر الروایۃ فقہ حنفی کی یہی ہے کسی ضعیف روایت سے حرام، حلال نہیں ہوسکتا۔حضور پرنور محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے اور حضور کے فرمان کے برخلاف کس کی بات معتبر ہوسکتی ہے؟ الی ان قال اس مسئلہ میں آئمہ مذاہب حقہ اربعہ رضی اللہ عنھم اجمعین کا اتفاق واجماع ہے میزان شعرانی ص ۱۴ جلد دوم، رحمۃ الامہ ص ۱۲۸ جلد اول میں ہے **واجمعوا علی تحریم الصدقۃ المفروضۃ علی بنی ھاشم الخ.**

(فتاویٰ نوریہ ص ۱۱۵، ۱۱۶ جلد دوم۔مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور)

عزیز قارئین! احادیث مبارکہ اور اقوال فقہاء ومحدثین سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ سادات کو کسی بھی زمانے میں اور کسی بھی حالت میں زکوٰۃ نہیں دی سکتی اور یہی مفتیٰ بہ قول اور ظاہر الروایت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سادات سے دلی وابستگی اوران کی خدمت کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین!

و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا و شفیعنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

☆الغرم بالغنم ☆ خسارہ نفع کے ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے ☆